اَلْفَضْلُ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ ـ عَسٰى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

تار کا پتہ الفضل قادیان

الفضل

روزنامہ قادیان

اللہ اکبر

الہام حضرت مرزا غلام احمد قادیانی

ایڈیٹر غلام نبی

ترسیل زر بنام منیجر روزنامہ الفضل ہو

شرح چندہ پیشگی

سالانہ عـــہ

ششماہی ۸عـــہ

سہ ماہی ۱۲ـ

قیمت سالانہ پیشگی بیرون ہند ۱۸؎

Digitized by Khilafat Library

THE DAILY

ALFAZL, QADIAN.

قیمت فی پرچہ ایک آنہ

جلد ۲۴ | مورخہ ۲۱ رجب ۱۳۵۵ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء | نمبر ۸۵

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کے گلے اور کان کی تکلیف ابھی تک باقی ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالیٰ حضور کو صحت عطا فرمائے ؛۔

حضرت ام المومنین سلمہا اللہ تعالیٰ کو آج سر درد کی شکایت رہی۔ قارورہ میں سوزش بھی ہے۔ احباب اپنی دعاؤں کے سلسلہ کو جاری رکھیں ؛۔

حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب کو اللہ تعالیٰ کے فضل سے اب افاقہ ہے۔ زکام اور سر درد کی تکلیف البتہ کچھ باقی ہے۔ احباب کامل صحت کے لئے دعا فرمائیں ؛۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

جماعت احمدیہ کی صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت

"اس زمانہ میں جس میں ہماری جماعت پیدا کی گئی ہے۔ کئی وجوہ سے اس جماعت کو صحابہ رضی اللہ عنہم سے مشابہت ہے۔ وہ معجزات اور نشانوں کو دیکھتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضؓ نے دیکھا۔ وہ خدا تعالیٰ کے نشانوں اور تازہ بتازہ تائیدات سے نور اور یقین پاتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضؓ نے پایا۔ وہ خدا کی راہ میں لوگوں کے ٹھٹھے اور ہنسی اور لعن طعن اور طرح طرح کی دل آزاری۔ اور بد زبانی اور قطع رحم وغیرہ کا صدمہ اٹھا رہے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضؓ نے اٹھایا۔ وہ خدا کے کھلے کھلے نشانوں اور آسمانی مددوں اور حکمت کی تعلیم سے پاک زندگی حاصل کرتے جاتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضؓ نے حاصل کی۔ بہتیرے ان میں سے ہیں۔ کہ نماز میں روتے اور سجدہ گاہوں کو آنسوؤں سے تر کرتے ہیں۔ جیسا صحابہ رضی اللہ عنہم روتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں۔ جن کو سچی خوابیں آتی ہیں۔ اور الہام الٰہی سے مشرف ہوتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم ہوتے تھے۔ بہتیرے ان میں سے ایسے ہیں۔ کہ اپنے محنت سے کمائے ہوئے مالوں کو محض خدا تعالیٰ کی مرضات کے لئے ہمارے سلسلہ میں خرچ کرتے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم خرچ کرتے تھے۔ ان میں ایسے لوگ کئی پاؤ گے۔ کہ جو موت کو یاد رکھتے۔ اور دلوں کے نرم اور سچی تقویٰ پر قدم مار رہے ہیں۔ جیسا کہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی سیرت تھی۔ وہ خدا کا گروہ ہے۔ جن کو خدا آپ سنبھال رہا ہے۔ اور دن بدن ان کے دلوں کو پاک کر رہا ہے اور ان کے سینوں کو ایمانی حکمتوں سے بھر رہا ہے۔ اور آسمانی نشانوں سے ان کو اپنی طرف کھینچ رہا ہے۔ جیسا کہ صحابہ رضؓ کو

اشتہار

دربارہ ٹھیکہ گورونانک کاٹن فیکٹری ننکانہ صاحب بابت سال ۱۹۳۶-۳۷ء

گورونانک کاٹن فیکٹری ننکانہ صاحب کا ٹھیکہ بابت ۱۹۳۶-۳۷ء دیا جاتا ہے۔ اس فیکٹری کے ۱/۲ حصہ کے مالک گورونانک ودیا بھنڈار ٹرسٹ اور ۱/۲ کے مالک میسرز حویلی شاہ سرداری لعل چوپڑہ رئیسان ڈنگہ ہیں۔ باہمی رضامندی فریقین سے یہ اشتہار شائع کیا جاتا ہے۔ کہ جس کسی صاحب کو ٹھیکہ لینا منظور ہو۔ وہ یا تو اپنا ٹینڈر سربمہر بمعہ چک پانچسو روپیہ بطور بیعانہ ۸ اکتوبر ۱۹۳۶ء سے پہلے حسب ذیل پتہ پر بھیجدیویں۔ یا موقعہ پر ۱۰/۱۱ کو بولی دیویں۔ موقعہ پر ودیا بھنڈار ٹرسٹ اور نابالغان کے مختار عام مقام ننکانہ صاحب موجود ہونگے۔ اور ہر دو فریقین کے کارندوں کی باہمی رضامندی سے ٹھیکہ دیا جائے گا۔ اس فیکٹری میں علاوہ جننگ کے اور پریس کے جھونے کی مشینیں بھی ہیں۔ اور چالو حالت میں ہیں ؛

الحکم خواجہ نذیر احمد صاحب سپیشل آفشل ریسیور پنجاب و دہلی نمبر ۱۱ ایبٹ روڈ لاہور

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

پٹنہ ۵ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ آج ۳ بجے بعد دوپہر ہائیکورٹ پٹنہ میں چیف جسٹس کے کمرہ میں جب کہ عدالت جاری تھی زبردست دھماکہ ہوا۔ لیکن کوئی شخص مجروح نہیں ہوا۔ عمارت کے دوسرے حصوں سے لوگ سراسیمگی کی حالت میں نکل آئے۔ چیف جسٹس اور دوسرے لوگ بھی باہر نکل آئے۔ پولیس فوراً موقع واردات پر پہنچ گئی تفتیش جاری ہے۔

پشاور ۵ اکتوبر۔ بعض اخبارات نے اطلاع شائع کی تھی۔ کہ حکومت سرحد نے دو ماہ کے لئے ہر قسم کے اجلاسوں کے انعقاد کو ممنوع قرار دیدیا ہے۔ حکومت سرحد نے اس اطلاع کی تردید کرتے ہوئے اصل واقعات پر روشنی ڈالی ہے چنانچہ سرکاری اعلان میں واضح کیا گیا ہے۔ کہ ضلع ہزارہ میں سنیوں اور احمدیوں کا مدت سے جھگڑا چلا آرہا ہے۔ ۲ اکتوبر کو ایبٹ آباد میں ایک کانفرنس منعقد ہوئی تھی۔ جس میں احمدیوں کے خلاف سخت اشتعال انگیز تقریریں کی گئیں۔ اور لوگوں کو احمدیوں کے خلاف سخت بڑھکایا گیا۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے کانفرنس کے ذمہ وار ارکان کو بلا کر انہیں حدود سے باہر نکلنے کی تلقین کی تھی۔ مگر انہوں نے اس مشورہ پر عمل کرنے سے انکار کر دیا اس لئے جناب ڈپٹی کمشنر صاحب نے حفظ امن کی خاطر کانفرنس اور اس سے متعلقہ تقریروں کو بند کر دیا تھا۔

میڈرڈ ۵ اکتوبر سرکاری حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے کہ ابھی میڈرڈ کو خالی کرنے کا حکم نہیں دیا گیا۔ قلت غذا کے باعث کچھ نفوس باہر چلے گئے ہیں۔

جہلم ۵ اکتوبر۔ مسٹر ایچ ایم اینز آئی سی ایس ڈپٹی کمشنر جہلم یہاں سے تبدیل ہو کر ۷ اکتوبر کو گورداسپور جا رہے ہیں۔ آپ کی جگہ ایس کے نواب زادہ آئی سی ایس یہاں کے ڈپٹی کمشنر مقرر ہوئے ہیں

روما ۵ اکتوبر۔ آج مجلس وزراء کے اجلاس کے بعد مولینی نے لیرا کی قیمت کم کئے جانے کا اعلان کر دیا۔ ضروریات زندگی پر محصول چنگی کم کرنے کا بھی اعلان کر دیا گیا ہے۔

لاہور ۵ اکتوبر۔ فرید کوٹ کی مسجد کے متعلق تحقیقاتی کمیٹی جو سید حبیب کی صدارت میں مسلمانان فرید کوٹ کی خواہش پر مقرر ہوئی تھی۔ فرید کوٹ پہنچی۔ ابھی تحقیقات شروع نہ ہوئی تھی کہ چیف سکرٹری فرید کوٹ کے دستخط سے ایک نوٹس ملا جس میں انہیں فرید کوٹ میں داخل ہونے سے منع کیا گیا تھا۔ چنانچہ کمیٹی کے ارکان واپس چلے آئے۔

بیت المقدس ۵ اکتوبر۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ عرب تاجداروں کی مداخلت کے نتیجہ میں ہڑتال کی تنسیخ کے امکانات بڑھ گئے ہیں اس لئے مارشل لا کے نفاذ کو فی الحال معرض التواء میں ڈال دیا گیا ہے۔

لاہور ۵ اکتوبر۔ آج پٹیالہ سٹیٹ بینک کی طرف سے سر تیج بہادر سپرو لاہور ہائی کورٹ میں ایک اہم قانونی نکتہ پر بحث کرنے کے لئے آنریبل چیف جسٹس اور جسٹس منرو کی عدالت میں پیش ہوئے۔ پیپلز بینک۔ کا پٹیالہ سٹیٹ بینک کے ساتھ چونکہ لین دین تھا۔ اس لئے اس کے مینجر کا پبلک بیان قلم بند کرنے کی ضرورت محسوس ہوئی۔ نیز کچھ ضروری کاغذات جو پٹیالہ سٹیٹ بینک کے قبضہ میں تھے دیکھنے مطلوب تھے۔ سرکاری لیکویڈیٹر کی درخواست پر لاہور ہائیکورٹ کی طرف پٹیالہ بینک کے مینجر کو پبلک بیان کے لئے سمن بھیجے گئے اور بینک کو نوٹس بھیجا گیا۔ کہ ضروری کاغذات لاہور ہائیکورٹ میں پیش کرے۔ اس پر پٹیالہ بینک کی طرف سے اعتراض اٹھایا گیا۔ کہ لاہور ہائیکورٹ کو یہ نوٹس بھیجنے کا اختیار نہیں ہے۔ یہ وہ قانونی نکتہ تھا جس پر بحث کرنے کے لئے سر تیج بہادر سپرو پیش ہوئے۔ آپ نے عدالت سے درخواست کی کہ نوٹس واپس لیا جائے۔ آنریبل چیف جسٹس نے کہا۔ ہمیں اس بات کا کوئی شوق نہیں کہ خواہ مخواہ Sovereignty کے اصطلاحی سوال میں تحقیقات کرتے پھریں ہم تو صرف کاغذات دیکھنا چاہتے ہیں۔ سر سپرو نے یقین دلایا۔ کہ اگر نوٹس واپس لے لیا جائے۔ تو میں اس سلسلہ میں ہر قسم کی سہولتیں بہم پہنچانے کی کوشش کروں گا۔ آنریبل چیف جسٹس نے کہا کہ نوٹس واپس لیا جاتا ہے۔ آخر میں عدالت نے اس تعاون کے وعدہ کے لئے سر سپرو کا شکریہ ادا کیا۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ میڈرڈ سے جو اطلاعات موصول ہوئی ہیں۔ ان سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ میڈرڈ میں باغیوں نے قتل عام شروع کر دیا ہے۔ بڑی بڑی عمارتیں تباہ کر دی گئی ہیں۔ سرکاری افواج کی طرف سے مقابلہ کیا جا رہا ہے۔ میڈرڈ کے کالج اوف لاء کا اعلان مظہر ہے کہ سیویل (اشبیلیہ) میں ۹ ہزار آدمی ہلاک ہوئے اور ساراگوسا میں ۲ ہزار گذشتہ دو تین دنوں کے اندر ۲۵ ہزار آدمی قتل کئے گئے ہیں۔ حکومت نے ہسپانیہ سے سونا اور چاندی باہر بھیجنا ممنوع قرار دیدیا ہے۔

جنیوا ۵ اکتوبر۔ لیگ اسمبلی کونسل میں دو عارضی نشستوں کا اضافہ کیا جانا منظور کیا ہے معلوم ہوا ہے کہ ان نشستوں کے لئے چین اور لیٹویا کو منتخب کیا جائے گا۔

کلکتہ ۵ اکتوبر۔ گذشتہ شب بنگال اور اڑیسہ کے بعض اضلاع میں زبردست طوفان باد و باراں آیا۔ متعدد جگہات میں تلغراف کی تاریں ٹوٹ گئیں۔ نواکھلی میں عدالت کی عمارت کو نقصان پہنچا۔ مدراس میل چھ گھنٹے دیر سے کلکتہ پہنچی۔

لاہور ۵ اکتوبر۔ پنجاب میں کانگرس کی طرف سے جو پارلیمنٹری بورڈ انتخابات کے سلسلہ میں بنایا گیا ہے۔ اس کے متعلق معلوم ہوا ہے۔ کہ یہ بورڈ صوبہ کانگرس کمیٹی کے ماتحت نہیں ہوگا۔ بلکہ براہ راست آل انڈیا کانگرس کمیٹی کے تابع ہوگا۔ اس فیصلہ سے ڈاکٹر ستیہ پال کے اقتدار کو جو انہیں صوبہ پنجاب کی کانگرس پر حاصل تھا بہت ضرب لگی ہے۔

لنڈن ۵ اکتوبر۔ کل سر اوسولڈ موزلے اور فسطائیوں کی برطانوی یونین کے ارکان نے ایسٹ اینڈ لنڈن میں وائٹ ہال پر مارچ کرنے کا فیصلہ کیا ہے اس فسطائی مظاہرہ کے نتائج کے متعلق برطانوی سیاسی حلقوں میں سخت تشویش کا اظہار کیا جا رہا ہے۔ ایسٹ اینڈ کی یہودی آبادی نے ہوم سکرٹری کو لکھا ہے کہ اگر اس مظاہرہ کو نہ روکا گیا۔ تو لنڈن میں فسطائی اور غیر فسطائی فریقوں میں خوفناک تصادم کا خطرہ ہے۔

پیرس ۵ اکتوبر۔ ہوٹلوں، قہوہ خانوں اور دوسرے اس قسم کے مقامات کے ملازمین کی ہڑتال سے تمام مشہور بازاروں میں خاموشی طاری ہوگئی ہے۔ چھ ہزار سے زائد ہڑتالی پکٹنگ کر رہے ہیں۔ اور ہوٹلوں میں دھرنا مارے بیٹھے ہیں۔ پولیس ہوٹلوں کو ان سے خالی کرانے کی جدوجہد میں مصروف ہیں۔

پشاور ۵ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ صوبہ سرحد کے قانون حفظ امن کے ماتحت پشاور کے پانچ خاکساروں کے نام نوٹس جاری کئے گئے ہیں۔ جن میں انہیں انتباہ کیا گیا ہے کہ آئندہ کے لئے تحریک خاکساران میں بالواسطہ یا بلاواسطہ کوئی حصہ نہ لیں۔

شملہ ۵ اکتوبر۔ آج اسمبلی کے اجلاس میں کمپنیز ایکٹ کے مسودہ ترمیم پر مزید بحث ہوئی۔ مسٹر کاظمی نے امتناع مدح صحابہ کے مسئلہ پر بحث کرنے کے لئے تحریک التواء پیش کی۔ لیکن عصر کے وقت صدر نے گورنر جنرل کا پیغام پڑھ کر سنایا جس میں اس تحریک التواء کو نامنظور کرتے ہوئے ظاہر کیا گیا۔ کہ یہ ایک ایسا مسئلہ ہے۔ جس کا حکومت ہند سے براہ راست کوئی تعلق نہیں۔

واردھا ۵ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال نہرو نے اعلان شائع کیا ہے جس میں لکھا ہے کہ قاعدہ کی رو سے اسمبلی کے کانگرسی ممبران کو اپنی جگہ پر ہی رہنا چاہیئے اور صوبجاتی انتخابات کوئی حصہ نہ لینا چاہیئے۔ البتہ خاص حالتوں میں جہاں صوبائی مسائل کا سوال ہو

ایک بہت با موقعہ مکان قابل فروخت

جائداد خریدنے والوں کے لئے سنہری موقعہ کے عنوان سے جو اعلان ناظم جائداد کی طرف سے نکل رہا ہے۔ اس میں ایک مکان چودھری نصر اللہ خان صاحب مرحوم والا واقعہ محلہ دارالعلوم قادیان ہے۔ جس میں چند سال آخری ایام میں وہ خود بھی مقیم رہے۔ اس مکان کے اوپر ایک چوبارہ بھی ہے۔ مکان کا رقبہ کم و بیش دس بارہ مرلہ کے قریب ہے۔ بلحاظ محل ایسی جگہ پر ہے۔ کہ بورڈنگ ہائی سکول۔ ہسپتال۔ جامعہ احمدیہ اور اس کا بورڈنگ۔ مسجد نور۔ ہائی سکول اس کے نواح میں ہیں۔ یہ نصرت گرلز سکول کے مشرق میں قریب ترین جگہ پر واقعہ ہے۔ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول۔ بورڈنگ جامعہ احمدیہ کے جانب جنوب قریب ہی ہے:

نیز یہ مکان کم و بیش ۲۳ فٹ کی چوڑی سڑک پر واقعہ ہے۔ سڑک والی جانب مکان کا کچھ حصہ ترمیم کر کے چند دوکانیں بھی بن سکتی ہیں۔ چنانچہ سڑک کی طرف مکان کی لمبائی ۴۹ فٹ ہے۔ بوجہ سکولوں کے قریب ہونے کے یہ دوکانیں کرایہ پر بھی جلد چڑھ سکتی ہیں۔ خواہشمند اصحاب جلد اطلاع دیں۔ قیمت نقد وصول کی جائے گی:

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

درختوں کی نیلامی

(۱) جامعہ احمدیہ قادیان اور بورڈنگ ہائی سکول کی درمیانی سڑک پر ۸ عدد درختان شیشم خشک ۱۱ راکتوبر ۱۹۳۶ء کو ۸ بجے دن کے منشی محمد الدین صاحب مختار عام صدر انجمن احمدیہ قادیان نیلام کریں گے۔ ان درختان شیشم میں سے جلانے کی لکڑی کے علاوہ کار آمد لکڑی بھی نکل سکتی ہے۔ جس کے صندوق۔ چارپائیاں۔ میزیں اور کرسیاں۔ نیز عمارتوں کے لئے شہتیر بالے بھی نکل سکتے ہیں:

(۲) قادیان میں اڈہ خانہ اور ہوزری کی سڑک کے درمیان دو عدد بڑ اور ایک درخت پیپل بھی اسی تاریخ کو بعد فراغت نیلام علا نیلام کئے جائیں گے۔ ان بوہڑوں اور پیپل میں بھی علاوہ جلانے کی لکڑی کے کار آمد لکڑی نکل سکتی ہے۔ نیز ان ہر سہ درختوں پر کئی سو من لکڑی ہے۔ خرید کرنے والے اصحاب تاریخ اور وقت مقررہ پر پہونچ کر بولی دیں۔ خاتمہ بولی پر ½ حصہ زر نیلام فوراً وصول کیا جائے گا۔ اور بقیہ رقم آخری منظوری دینے پر نقد وصول کی جائے گی۔

ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

عبدالرحمن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپوا کر قادیان سے شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

پروگرام مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء اجلاس ثانی

۲۳ اکتوبر ۱۹۳۶ء بروز جمعہ بعد از نماز جمعہ

۳ بجے سے ۱/۲ ۴ بجے تک — تلاوت قرآن مجید اور دعا۔
افتتاحی تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

۱/۲ ۴ بجے سے ۵ بجے تک — ایجنڈا پیش ہونیکے بعد سب کمیٹیوں کے ممبروں کا اعلان کیا جائیگا۔

۵ بجے سے ۱۰ بجے تک — سب کمیٹیوں کے اجلاس

۲۴ اکتوبر ۱۹۳۶ء بروز ہفتہ

۱۰ بجے قبل دوپہر تک — سب کمیٹیوں کے اجلاس

۱۰ بجے سے ۱/۲ ۱۱ بجے تک — تلاوت قرآن مجید اور دعا۔

۱/۲ ۱۱ بجے سے ۱/۲ ۲ بجے بعد دوپہر تک — سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہونگی اور مجوزہ مشورہ لیا جائیگا

۱/۲ ۲ بجے سے ۱/۲ ۳ بجے تک — ظہر وعصر کی نمازیں۔

۱/۲ ۳ بجے سے ۶ بجے تک — سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہونگی۔ اور مجوزہ مشورہ لیا جائیگا

۲۵ اکتوبر ۱۹۳۶ء بروز اتوار

۸ بجے سے ۱۱ بجے تک — تلاوت قرآن مجید
سب کمیٹیوں کی رپورٹیں پیش ہونگی۔ اور مجوزہ مشورہ لیا جائیگا۔

۱۱ بجے سے ۱۲ بجے تک — تقریر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز اور دعا

نوٹ:- مجلس مشاورت تعلیم الاسلام ہائی سکول کے ہال میں منعقد ہوگی۔ داخلہ بذریعہ ٹکٹ ہوگا

سیکرٹری مجلس مشاورت قادیان

کھاریاں میں جماعت احمدیہ کی تبلیغی سرگرمیاں

حضرت مولوی غلام رسول صاحب فاضل راجیکی آجکل کھاریاں میں مقیم ہیں۔ آپ عشا کی نماز کے بعد ہر روز قرآن کریم کا درس دیتے ہیں۔ جس میں نکات ورموز قرآن بیان فرماتے ہیں۔ چند ایک غیر احمدی حضرات بھی روزانہ درس میں شامل ہوتے ہیں۔

گزشتہ رات حضرت مولوی صاحب نے باولی شرقی پر ایک نہایت ہی عالمانہ اور مدلل تقریر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت پر کی۔ چند ایک غیر مسلم اصحاب اور بہت سے غیر احمدی احباب نے مولوی صاحب کی تقریر نہایت دلچسپی سے سُنی۔ تقریر قریباً ۱/۲ ۳ گھنٹہ تک رہی۔ اسی طرح حضرت مولوی صاحب موصوف نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا عشق جو کہ آنحضور کو حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ساتھ تھا نہایت ہی اعلےٰ پیرایہ میں بیان فرمایا۔

تقریر اس قدر مؤثر تھی۔ کہ باوجودیکہ زمیندار لوگ دن کے وقت اپنا زمینداری کا کام کرکے تھکے ہوئے ہوتے ہیں۔ لوگ نہایت خاموشی اور توجہ سے سنتے رہے۔ قصبہ کھاریاں میں اس تقریر کی دھوم ہے۔

دوسرے دن ظہر کی نماز کے بعد قصبہ کھاریاں کے تمام غیر احمدی مساجد کے علماء مولوی امان اللہ خان صاحب و ماسٹر محمد سعید صاحب احراری لیڈر کے ہمراہ حضرت مولوی صاحب کے پاس آئے۔ اور مسئلہ جہاد پر چند ایک اعتراض کئے حضرت مولوی صاحب نے نہایت عمدگی اور فاضلانہ طور پر جہاد کی تشریح قرآن حدیث کی روشنی میں کی۔ آپ کی تقریر نہایت ہی رقت آمیز اور جلال سے پُر تھی۔

(فضل الٰہی احمدی کھاریاں ۔ یکم اکتوبر)

اخبار احمدیہ

درخواست ہائے دعا

(۱) خاکسار نے محکمہ آرسنل میں دو ماہ ہوئے امتحان دیا تھا۔ اور خدا تعالےٰ کے فضل سے کامیاب ہوگیا تھا۔ وہاں سے ملازمت کا حکم آنے کی انتظار ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ متوقع ملازمت میرے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار ملک فضل کریم قصور۔

(۲) میرا بچہ محمود احمد جس کی عمر قریباً ۲ سال ہے۔ بخار سے بیمار ہے۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔ خاکسار احمد مختار

(۳) میرا لڑکا بشارت احمد بعارضہ تپ محرقہ بیمار ہے۔ اس کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار غلام احمد خاں حجرہ ضلع منٹگمری

(۴) میرے بھتیجے سید بشیر احمد شاہ کو بخار کی سخت تکلیف ہے دعائے صحت کی جائے۔ خاکسار سید محمد حسین شاہ ملتان چھاؤنی

(۵) میرے ذریعہ ایک دوست نے بیعت کی ہے۔ احباب اس کی استقامت اور خادم دین بننے کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عبدالرحمٰن گوجرانوالہ

(۶) مجھے عرصہ ۱/۲ ۲ سال سے اختلاج القلب کی تکلیف ہے۔ سینے کے بائیں طرف درد کا شدید دورہ بھی ہوتا ہے۔ احباب دعائے صحت کریں۔ خاکسار عبدالرحمٰن پسر بابو عزیز الدین صاحب مرحوم قادیان

(۷) قبلہ امام مولوی عبدالحق صاحب وعموم مولوی غلام رسول صاحب و برادرم مولوی غلام مصطفےٰ صاحب پر بعض ہندوؤں اور غیر احمدیوں کی طرف سے جھوٹے فوجداری مقدمات بنائے گئے ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالےٰ مخالفین کی شرارت سے محفوظ رکھے۔ اور انہیں باعزت بری کرے۔ خاکسار غلام احمد مجاہد۔

(۸) میری صحت عموماً خراب رہتی ہے احباب دعا فرمائیں۔ کہ اللہ تعالےٰ مجھے صحت کاملہ عطا فرمائے۔ نیز ڈاکٹر احمد صاحب جو آجکل یہاں مقیم ہیں۔ ان کے لئے بھی دعا کی جائے۔ خاکسار غلام محمد خان چکہ۔ ایمرج کشمیر

(۹) بندہ کی والدہ صاحبہ بعارضہ فالج بیمار ہوگئی ہیں۔ احباب دعا کریں۔ کہ خدا تعالےٰ اپنے فضل کے ساتھ انہیں شفا عطا فرمائے۔ خاکسار سردار احمد سرانوالی ضلع سیالکوٹ

اعلانات نکاح

(۱) ۱۹ ستمبر رحمت بی بی صاحبہ بنت چوہدری امام الدین صاحب گھمن سکنہ چک ۹۸ شمالی کا نکاح چوہدری ثناء اللہ صاحب ولد چوہدری غلام رسول صاحب باجوہ سکنہ چک ۹۸ شمالی کے ساتھ بعوض مبلغ ایک ہزار روپیہ مہر ملک غلام نبی صاحب امیر جماعت احمدیہ چک ۹۸ شمالی نے پڑھا۔ احباب دعا کریں۔ کہ مولا کریم یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت بنائے خاکسار سلطان احمد چک ۹۹ شمالی سرگودھا

(۲) ۲۹ ستمبر جناب سید زین العابدین ولی اللہ شاہ صاحب نے عبدالغفار صاحب ڈار ولد عبدالقادر صاحب کا نکاح حمیدہ بیگم صاحبہ بنت خواجہ عبدالرحمٰن صاحب ڈار کے ساتھ بعوض ۵۰۰ روپیہ مہر پر پڑھا احباب دعا کریں۔ کہ یہ تعلق جانبین کے لئے بابرکت ہو۔ خاکسار محمد عبداللہ نامہ نگار

(۳) قاضی محمد نذیر صاحب لائل پوری نے عبدالمجید ولد منشی اللہ دتا صاحب پٹواری نہر کا نکاح نذیرہ بیگم صاحبہ دختر نظام الدین صاحب مرحوم سکنہ کلانور سے بعوض مبلغ ۳۲ روپیہ مہر اور عبدالمجید ولد منشی حسین بخش پٹواری مال کا نکاح سردار بیگم صاحبہ دختر منشی اللہ دتا صاحب پٹواری نہر سے بعوض مبلغ ۵۰۰ روپیہ مہر پڑھا۔ خاکسار حسین بخش چک ۱۳۵ گوگیرہ برانچ

ولادت

(۱) شیخ مظفر الدین صاحب مالک امپیریل الیکٹرک سٹور کے ہاں لڑکا تولد ہوا ہے۔ احباب دعا فرمائیں۔ کہ خدا تعالےٰ بچہ کو عمر دراز دے اور والدین کے لئے قرۃ العین بنائے۔ خاکسار خلیل الرحمٰن احمدی چھاؤنی پشاور

(۲) ۲۹ ستمبر برادرم ملک مظفر احمد صاحب ہارون آباد کے ہاں اللہ تعالےٰ نے لڑکی عطا فرمائی۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے منیرہ نام تجویز فرمایا ہے۔ احباب مولودہ کی درازی عمر اور خادم دین بننے کیلئے دعا فرمائیں۔ خاکسار ملک حبیب حسین قادیان

بسم اللہ الرحمن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۲۱ رجب ۱۳۵۵ھ

مسلمانوں کا قبرستان اور ہندوؤں کا مرگھٹ

روزانہ اخبار "ملاپ" نے ایک گزشتہ اشاعت میں مُردوں کی تدفین کے متعلق اسلام کے پیش کردہ طریقِ عمل پر اعتراض کرتے ہوئے یہ حیرت زا انکشاف کیا ہے۔ کہ مُردوں کو دفن کرنے کے دو بہت بڑے نقصان ہیں۔ ایک تو یہ کہ "دبا دینے سے یہ ممکن ہوتا ہے۔ کہ اس جسم میں بسنے والے جراثیم زمین سے ہوا میں پھیل جائیں گے۔ اور پھر دوسروں کو۔ جو ابھی مرے نہیں، مارنے کی کوشش کریں گے"۔

اور دوسرا نقصان یہ ہے۔ کہ "دھیرے دھیرے زمین کا بہت بڑا حصہ قبرستان بنتا چلا جاتا ہے۔ یہ زمین نہ رہائش کے قابل ہوتی ہے۔ نہ کاشت کے۔ اس طرح اقتصادی طور پر یہ طریقہ سراسر غلط اور نقصان دہ ہے"۔

گویا "ملاپ" کو مُردوں کی تدفین میں پہلا نقص یہ نظر آیا ہے۔ کہ اس طرح مُردے کے جسم کے متعدد جراثیم ہوا میں پھیل جاتے ہیں۔ مگر تعجب کہ مُردوں کے جلانے میں اُسے یہ نقص نظر نہیں آیا۔ حالانکہ جلانے میں یہ خرابی بالکل نمایاں ہے۔ مُردوں کا دفن کرنا جلانے کی نسبت بہت زیادہ بہتر۔ اور حفظانِ صحت کے لحاظ سے بدرجہا مفید ہے۔ اور اس قدر بہتر۔ کہ کسی لحاظ سے بھی اس سے بڑھ کر کوئی اور طریق نہیں ہے۔ چنانچہ اسلام نے میت کو غسل دینے کا حکم دیا ہے تاکہ ہر قسم کی ظاہری غلاظت دور کر دی جائے۔

یہ غسل گرم پانی سے دیا جاتا ہے جس میں جسم کو صاف کرنے والی اشیاء کی آمیزش ہوتی ہے۔ اس کے بعد میت پر کافور چھڑکنے اور کفن پر خوشبو لگانے کا حکم ہے۔ اور ہر شخص جانتا ہے کہ کافور قاتلِ جراثیم ہے پھر قبر کے متعلق یہ حکم ہے۔ کہ گہری اور لحد والی ہو۔ ان حالات میں کسی طرح بھی نہ بدبو باہر آ سکتی ہے۔ اور نہ مردہ کے جسم کے جراثیم کرۂ ہوائی کو خراب کر سکتے ہیں۔

اس کے مقابلہ میں مُردہ کو جلانے سے جو تعفن اور سڑاند پیدا ہوتا ہے وہ روزمرہ کے مشاہدہ کی بات ہے۔ کیا کوئی مہاشہ صاحب اس بات کے لئے تیار ہیں۔ کہ وہ کسی جلتے ہوئے مُردہ کے پاس کھڑے ہو کر یہ ثابت کر سکیں۔ کہ اس کی بدبو کا برداشت کرنا کسی صحیح الدماغ انسان کے لئے ممکن ہے۔ یہ اور بات ہے کہ وہ لوگ جو اس بدبو کے عادی ہو چکے ہیں۔ اور جن کی قوتِ شامہ اس لحاظ سے مُردہ ہو گئی ہے۔ وہ کوئی خاص تکلیف اس تعفن سے محسوس نہ کریں۔ لیکن ان کے علاوہ اور کوئی شخص ایک لمحہ کے لئے بھی وہاں نہیں ٹھہر سکتا۔

پس قبر سے کسی قسم کی بو نہ باہر آتی ہے اور نہ ہوا کو خراب کرتی ہے۔ لیکن چتا کی بدبو کرۂ ہوائی کو خراب کرتی۔ اور لوگوں کو مہلک امراض میں گرفتار کرنے کا باعث بنتی ہے۔

یہ کوئی ایسی بات نہیں۔ جس پر دلیل لانے کی ضرورت ہو۔ دُنیا میں ہندوستان ہی ایک ایسا ملک ہے۔ جہاں ہر سال لاکھوں مُردے جلائے جاتے ہیں اور ان کا تعفن جس قدر نقصان رساں ہو سکتا ہے ظاہر ہے۔ اور غالباً یہی وجہ ہے۔ کہ ہندوستان میں دُنیا کے تمام ممالک کی نسبت زیادہ وبائیں پھیلتی اور بہت زیادہ اموات ہوتی ہیں۔

پھر مُردہ کو جلا کر اس کی راکھ۔ اور ہڈیوں کو پانی میں بہانا بھی کچھ کم نقصان رساں نہیں۔ مگر ہندوؤں کی ذہنیت بھی عجیب ہے۔ وہ اپنے اعزا۔ اور پیاروں کو جلا کر ان کی ہڈیوں کو توڑنا اور ان کے دماغوں کو پاش پاش کرنا تو برداشت کر سکتے ہیں۔ وہ مُردوں کے جلنے کے تعفن اور سڑاند کو بھی برداشت کر سکتے ہیں۔ لیکن پانچ فٹ کے قریب گہری قبر میں سے جس پر منوں مٹی پڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اُن کے پاکیزہ دماغ فوراً بُو محسوس کرنے لگ جاتے ہیں۔ اور یہ بات ان کی قوتِ برداشت سے باہر ہو جاتی ہے "ملاپ" کے ایڈیٹر صاحب کا اگر یہی خیال ہو۔ کہ قبریں بدبو پیدا کرنے کا باعث بنتی ہیں۔ تو وہ آئیں اور ہمارے پیش کردہ قبرستان میں ثابت کریں۔ کہ وہاں کسی قسم کی ناگوار بدبو کا ایک ذرہ بھی پایا جاتا ہے۔ کجا یہ کہ قبروں سے جراثیم اڑ اڑ کر زندوں کو چمٹ جاتے ہوں۔

مُردے دفن کرنے کے خلاف دوسری دلیل اور بھی زیادہ عجیب ہے کہ مُردے اگر اسی طرح زمین میں دفن ہوتے رہے۔ تو اُن کے لئے زمین کہاں سے آئے گی۔ چنانچہ لکھا ہے:۔

"دھیرے دھیرے ایک ایسا وقت آ جائے گا۔ کہ مُردے دبانے کے لئے کوئی جگہ ہی نہیں رہے گی"۔

مگر "ملاپ" کے مہاشہ جی کو اس فکر میں منہمک ہونے کی کوئی ضرورت نہیں۔ کیونکہ اگر واقعی دفنِ اموات کا یہ نتیجہ نکلنے والا ہے۔ تو اس کا فکر انہیں کیوں ہو۔ وہ تو اپنے مُردے جلاتے ہیں۔

پھر اگر واقعی زمین "دھیرے دھیرے" ختم ہو رہی ہے۔ تو انہیں تو خوش ہونا چاہیئے۔ کہ مسلمان بھی آخر مجبور ہو کر ان کے طریقِ عمل کو اختیار کر لیں گے۔

ہم مہاشہ جی کو بتا دیتے ہیں۔ کہ زمین نہ ختم ہوئی ہے۔ نہ کبھی ختم ہو گی۔ دُنیا کا سلسلہ آج سے نہیں کروڑہا برس سے شروع ہے۔ اور سائنس کی موجودہ تحقیق اس کی مؤید ہے۔ پس جب آج تک کی نسلِ انسانی کے لئے زمین مکتفی ہو گئی۔ تو موجودہ نسل کے لئے یا بعد میں آنے والوں کے لئے کیوں مکتفی نہیں ہو سکتی۔

یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ زمین میں خدا تعالٰی نے ایسی طاقت رکھی ہے۔ کہ وہ خود بخود گنجائش نکالتی رہتی۔ اور الم نجعل الارض کفاتاً احیاءً و امواتاً کا ثبوت پیش کرتی رہتی ہے چنانچہ ایک زمانہ میں جو قبریں بنتی ہیں عام طور پر کچھ عرصہ کے بعد ان کا نام و نشان باقی نہیں رہتا۔ اور اس طرح وہی جگہ دوسرے مُردے دفن کرنے کے کام آ جاتی ہے۔ پس نہ زمین کی تنگی ممکن ہے۔ اور نہ پانچ فٹ گہری قبر سے بدبو کا نکلنا ممکن۔ یہ محض مہاشہ صاحبان کی خوش فہمیاں ہیں۔

فلسطین میں مارشل لاء کے نفاذ میں التواء

اسلامی دنیا میں یہ خبر نہایت ہی رنج اور افسوس کے ساتھ سنی گئی تھی۔ کہ حکومت برطانیہ نے فلسطین میں مارشل لاء نافذ کرنے کا ارادہ کر لیا ہے۔ اور ہائی کمشنر فلسطین کو اختیار دے دیا گیا ہے۔ کہ وہ جنرل افسر کو اس قسم کے اختیارات تفویض کر دیں جن کے رو سے وہ حفاظتِ عامہ اور ڈیفنس کی خاطر خود وضع کردہ قوانین جاری کر سکیں اس طرح یقیناً اس کشمکش کے نتائج زیادہ ہولناک اور رنجدہ ہوتے۔ جو باشندگانِ فلسطین اور یہود کے درمیان جاری ہے۔ اور جس میں حکومت برطانیہ یہود کی حمایت کر رہی ہے۔ لیکن اب یہ [illegible]

[illegible]

یہ معلوم کر کے کسی قدر اطمینان ہوا ہے۔ کہ حکومت برطانیہ نے فلسطین میں مارشل لاء کے نفاذ کو فی الحال ملتوی کر دیا ہے۔ خدا کرے یہ التوا مستقل صورت اختیار کر لے اور ارباب حل و عقد

نکّر اور نماز

(مکرم خان محمد عبد اللہ خانصاحب آف مالیر کوٹلہ کے قلم سے)

اخبار "الفضل" میں نکر اور نماز کے عنوان کے ماتحت حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب کا مضمون میری نظر سے گزرا۔ ایک دفعہ کا ذکر ہے۔ کہ خاندان حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کچھ بچے ہمارے ہاں مہمان تھے میں نے دیکھا کہ بعض ان میں سے نکر پہنے ہوئے نماز ادا کرتے ہیں۔ میں نے انکو اس سے روکا لیکن انہوں نے حضرت میاں شریف احمد صاحب کا حوالہ دیکر کہا۔ کہ چونکہ وہ نکر کے ساتھ نماز جائز سمجھتے ہیں۔ اسلئے ہم اس میں کچھ حرج نہیں دیکھتے۔ مجھے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے فتوٰی کا علم تھا کہ وہ نکر کے ساتھ نماز پڑھنا جائز نہیں سمجھتے تھے۔ اس لئے میں نے اس معاملہ کو ایک خط کے ذریعہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کے حضور پیش کیا۔ اور فتوٰی چاہا۔ حضور نے جو ارشاد فرمایا۔ اس سے اس معاملہ پر چونکہ کافی روشنی پڑتی ہے۔ اس لئے پیش کیا جاتا ہے۔ حضور نے تحریر فرمایا۔

"نکر کے متعلق آپ کا استفسار ملا۔ اصل میں تو فتوٰی دارالافتاء سے پوچھنا چاہیئے۔ لیکن آپ نے پوچھا ہے۔ تو لکھتا ہوں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے گھٹنوں کو ستر میں شامل کیا ہے۔ اس لئے میاں شریف احمد صاحب تو نہ قاضی۔ نہ مفتی۔ انکے فتوٰی کی تو کیا حیثیت ہے۔ سارے مفتی ملکر بھی اسکے خلاف فتوٰی نہیں دے سکتے۔ لیکن ہر فتوٰی کا سمجھنا بھی عقل چاہتا ہے قومی اور جماعتی کاموں پر ضروری فتوے بھی قربان ہو جاتے ہیں۔ میرے نزدیک اس فتوٰی سے اشخاص کیلئے اگر انکے پاس زائد کپڑا ہو۔ نکر میں نماز پڑھنی ناجائز ہے لیکن اجتماعی طور پر اگر اجتماعی ضرورت کیلئے نکر کا استعمال ضروری قرار دیا جائے۔ اور اس وقت گھٹنے ڈھانکنے کی کوئی صورت نہ ہو۔ تو پھر نکر میں نماز جائز ہوگی۔ جیسے فوجی پریڈ کے وقت یا ایسے ہی اور حالات ہیں۔

والسلام خاکسار مرزا محمود احمد"

میں سمجھتا ہوں۔ اس ارشاد کی روشنی میں انفرادی طور پر نکر کے ساتھ نماز ادا کرنا درست نہیں۔ ہاں جماعتی طور پر۔ اور پھر مجبوری کی حالت میں اگر نماز نکر کے ساتھ ادا کر لی جائے۔ تو کوئی حرج نہیں ؛

حفظان صحت

سبزیاں اور پھل استعمال کرنیکے متعلق ضروری ہدایات

(از جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب)

وہ اشیاء خوردنی جو پکانے کے بغیر کھائی جاتی ہیں۔ مثلاً پھل اور سبزی مثل گاجر مولی وغیرہ۔ ان کے متعلق لوگ احتیاط سے کام نہیں لیتے۔ حالانکہ ایک مولی یا گاجر جس کھیت سے آتی ہے۔ اور جہاں سے اکھیڑی جاتی ہے۔ وہ پاکیزہ جگہ نہیں ہوتی۔ بلکہ کھاد وغیرہ غلاظت سے پُر ہوتی ہے۔ کھیت کا مالک جب ایسی سبزیوں کو کھیت سے نکالتا ہے۔ تو اس کے مدنظر یہ بات نہیں ہوتی۔ کہ چونکہ انسانوں نے اُسے کھانا ہے۔ اور اس کے ساتھ لگی ہوئی کھاد والی مٹی ہے۔ جس میں کئی قسم کے مضر صحت جراثیم اور مادے موجود ہیں۔ اس لئے ان کو صاف اور پاکیزہ حالت میں خریداروں کے پاس پہونچایا جائے۔ اس کی بجائے ہر قسم کی بے احتیاطی اس سے سرزد ہوتی ہے۔ مثلاً سبزی کو کھیت سے نکالتے ہوئے جس جگہ اس کا ڈھیر لگایا جائے گا۔ وہاں کے متعلق ان کو ہرگز یہ خیال نہیں ہوتا۔ کہ وہ گندگی وغیرہ سے آلودہ تو نہیں۔ پھر ان سبزیوں کی ظاہری شکل کو درست کرنے کے لئے تاکہ گاہک کی نظر میں جچ جائیں۔ اگر صفائی کی طرف توجہ ہوگی بھی۔ تو اس بات کا خیال نہ ہوگا۔ کہ پاک اور صاف پانی سے دھویا جائے۔ بلکہ جو پانی بھی قریب سے قریب میسر آئے گا۔ اُسی سے صاف کر لیا جائیگا۔ خواہ وہ پانی گندی نالی کا ہو۔ یا گڑھے کا۔ جس میں شہر کی گندی نالیوں کا پانی بھی آکر جمع ہوتا ہو۔ اور جس میں گائیں اور بھینسیں غسل کرتی ہوں۔ اور حیوانی سرشت کے ماتحت بول و براز بھی۔

ان حالات میں سے گذری ہوئی سبزی کو بغیر مصفّٰے پانی کے ساتھ دھونے کے استعمال کرنا نہ صرف مضر صحت ہوسکتا ہے۔ بلکہ رفتہ رفتہ اخلاق کو نقصان پہونچانے کا موجب بھی ہوسکتا ہے۔ کیونکہ نجس چیزوں کے استعمال سے نفس کی نفاست جاتی رہتی ہے۔ اور اس کا فقدان اخلاق سے دور لے جاتا ہے۔

اسی طرح پھلوں کے متعلق بھی بڑی احتیاط کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالےٰ نے اکثر پھلوں کے خوردنی حصہ کو موٹے چھلکے کے اندر محفوظ حالت میں پیدا کیا ہے۔ جیسے آم انار۔ سنگترہ۔ کیلا اور مالٹا وغیرہ۔ یہ بات انسانوں کو توجہ دلاتی ہے۔ کہ وہ خوردنی اشیاء کی حفاظت کیا کریں۔ اور اس حالت میں پیٹ کے اندر لے جائیں۔ کہ مضر صحت نہ ہوں۔ پھل بھی جیسا کہ اوپر لکھا گیا ہے۔ لوگوں کی بے احتیاطی کی وجہ سے صحت کے لئے خطرناک ثابت ہو جاتے ہیں۔ میٹھے پھلوں پر مکھیاں اور بعض اور کیڑے جمع ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے فُضلات ان پر چھوڑ دیتے ہیں۔ جن میں کئی قسم کے جراثیم ہوتے ہیں۔ جیسے ہیضہ۔ پیچش۔ ٹائیفائڈ اور کئی اور امراض شکم کے۔ اس لئے ضروری ہے۔ کہ پھلوں کو بھی کھانے سے پہلے مصفّٰے پانی سے اچھی طرح دھو لیا جائے۔

ایجنڈا مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء اجلاسِ ثانی

چونکہ یہ اجلاس اپریل کے اجلاس کے تسلسل میں ہے لہذا کوئی جدید ایجنڈا اس اجلاس میں زیر بحث نہیں آئیگا۔ بلکہ اس اجلاس میں صرف چار مندرجہ ذیل سوالات پر غور کیا جائیگا۔ اور یہی اس اجلاس کا ایجنڈا تصور ہوگا۔ جماعت کی مالی حالت کے متعلق ناظر صاحب بیت المال رپورٹ پیش کرینگے

۱۔ آیا تمام جماعتوں کے چندوں کے بقائے صاف ہو چکے ہیں؟ اگر نہیں تو کیوں؟

۲۔ آیا تمام جماعتوں نے چندے باقاعدہ ادا کئے؟ اگر نہیں تو کیوں؟

۳۔ بقایوں کے صاف کرنے اور چندوں کی ادائگی میں باقاعدگی پیدا کرنے میں کیا کیا دقتیں پیش آئیں

۴۔ جماعت جس مالی تنگی میں سے گذر رہی ہے۔ اس کے کیا کیا علاج ہوسکتے ہیں؟

(سیکرٹری مجلس مشاورت۔ قادیان)

سرورِ دو عالم صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بائیبل میں پیشگوئیاں

(۲)

بائیبل میں باوجود تحریف کے اب تک سیدنا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے متعلق پیش گوئیاں موجود ہیں۔ چنانچہ یسعیاہ باب ۴۱ آیت ۲۳ - تا ۲۹ - میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق بعض علامات کا یوں ذکر کیا گیا ہے :-

”میں نے شمال سے ایک کو برپا کیا ہے۔ اور وُہ آتا ہے۔ وُہ آفتاب کے مطلع سے ہو کے میرا نام لے گا۔ اور شاہزادوں کو گارے کی طرح لتاڑے گا کمہار کی مانند جو ماٹی گوندھتا ہے . . . . دیکھو میرا بندہ جسے میں سنبھالتا۔ میرا برگزیدہ جس سے میرا جی راضی ہے۔ میں نے اپنی رُوح اس پر رکھی۔ وُہ قوموں کے درمیان عدالت کرے گا۔ اس کا زوال نہ ہوگا۔ اور نہ مسلا جائے گا۔ اور بحری ممالک اس کی شریعت کی راہ تکیں . . . . میں خداوند نے تجھے صداقت کے لئے بلایا میں ہی تیرا ہاتھ پکڑوں گا۔ اور تیری حفاظت کروں گا۔ اور لوگوں کے عہد اور قوموں کے نور کے لئے تجھے دُوں گا۔ کہ تو اندھوں کی آنکھیں کھولے اور بندھوؤں کو قید سے چھڑائے . . . . . . اور وُہ ستائش جو میرے لئے ہے۔ کھودی ہوئی مورتوں کے لئے ہونے نہ دوں گا۔ خداوند کے لئے ایک نیا گیت گاؤ۔ اے تم جو سمندر پر گزرتے ہو۔ اور تم جو اس میں بستے ہو۔ اے بحری ممالک اور ان کے باشندو۔ تم زمین پر سرتاسر اس کی ستائش کرو۔ بیابان اور اس کی بستیاں قیدار کے آباد دیہات اپنی آواز بلند کریں گے۔ سلع کے بسنے والے ایک گیت گائیں گے۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر سے للکاریں گے۔ وُہ خداوند کا جلال ظاہر کریں گے۔ اور بحری ممالک میں اس کی ثنا خوانی کریں گے۔ خداوند ایک بہادر کی مانند نکلے گا۔ وُہ جنگی مرد کی مانند اپنی غیرت کو اکسائے گا۔ وُہ چلائے گا۔ ہاں وُہ جنگ کے لئے بلائیگا وہ اپنے دشمنوں پر بھاری کرے گا۔ . . . . وُہ پیچھے ہٹیں اور نہایت پشیمان ہوں۔ جو کھودی ہوئی مورتوں کا بھروسہ رکھتے ہیں۔ اور ڈھالے ہُوئے بتوں کو کہتے ہیں۔ تم ہمارے الٰہ ہو“ (یسعیاہ باب ۴۱)

کس صفائی اور وضاحت کے ساتھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے کے نشانات اور علامات کا ذکر کیا گیا ہے۔ حضرت موسےٰ علیہ السلام کے بعد شام کے شمال مغرب سے کونسا نبی برپا ہُوا وُہی دُرِ پاک محمد مصطفےٰ نبیوں کا سردار“ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم۔ کہ جس نے اس سے ٹکر کھائی۔ اور قبولِ حق سے گریز کیا۔ اس نے منہ کی کھائی۔ اور گارے کی طرح لتاڑا گیا۔ بلکہ مٹی کے ذرات کی طرح تباہ کیا گیا۔ اور خدا یا اس کا بیٹا نہیں۔ بلکہ عبد کہلایا؛

اس پیشگوئی کا مصداق عیسائی صاحبان حضرت مسیح علیہ السلام کو قرار دیتے ہیں۔ حالانکہ اس کے شروع میں ہی اس آنے والے کے متعلق بندہ کا لفظ استعمال کیا گیا ہے۔ اور عیسائی حضرت مسیح علیہ السلام کو خدا کا بیٹا مانتے ہیں۔ نہ کہ بندہ۔ پس میرے بندے کا خطاب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہی زیبا ہے۔ وُہ کلمہ جو اللہ تعالےٰ نے ہر مسلمان کو سکھایا۔ اس میں بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عبد کا ہی لقب عطا فرمایا۔ اور آپ ہی درحقیقت وُہ برگزیدہ کہلاتے۔ جن کو خدا تعالےٰ کی حقیقی رضا حاصل ہوتی بلکہ آپ کے متبعین کو بھی رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ کا خطاب ملا۔ اور خدا تعالےٰ کی رُوح یعنی اس کا بے مثل پاک کلام بھی آپ پر نازل ہوا۔ اور قوموں کے درمیان عدالت بھی آپ نے ہی جاری کی۔ نبوت کے زمانے سے قبل خانہ کعبہ کا پتھر رکھنے کے جھگڑے میں آپ نے ہی قبائل عرب میں حقیقی فیصلہ فرمایا۔ جس سے ان کا جھگڑا ختم ہو گیا۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ اِنَّا اَنْزَلْنَا عَلَیْکَ الْکِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْکُمَ بَیْنَ النَّاسِ کہ ہم نے تجھے قوموں کے درمیان عدالت قائم کرنے کے لئے بھیجا ہے؛

پھر قرآن کریم یقیناً اہلِ عرب کے لئے نیا گیت تھا۔ جس نے از سر نو دُنیا کو نئی زندگی بخشی۔ اور نئے ظہور پر روحانی مُردوں کو زندہ کیا۔ لیکن افسوس ان لوگوں پر جنہوں نے اس گیت سے اعراض کیا۔ اللہ تعالےٰ ایسے لوگوں کا ذکر کرتا ہُوا فرماتا ہے :-

وما یاتیھم من ذکر من الرحمٰن محدث الا کانوا عنہا معرضین

کہ ان لوگوں نے اپنی عادت مستمرہ پر عمل کرتے ہُوئے اس محدث یعنی نئے گیت سے اعراض کیا؛

اس کے بعد خشکی اور تری کے تمام باشندوں کو ترغیب دلائی گئی ہے کہ تم اس کی ستائش کرو۔ گویا بالفاظِ دیگر اس میں یہ پیشگوئی کی گئی۔ کہ وُہ نیا گیت۔ یعنی اسلام تمام اکنافِ عالم میں پھیل جائے گا۔ اور ایک وقت ایسا آئے گا۔ کہ تمام دُنیا میں اسلام ہی اسلام نظر آئے گا۔ جس کے پھیلانے والے قیدار ہونگے۔ اور جیسا کہ بائیبل سے ثابت ہے۔ قیدار سے مراد وُہ قبائل ہیں جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں عرب میں بستے تھے۔ اور آپ پر ایمان لائے۔ وُہی لوگ جن کے خون کے ایک ایک قطرہ نے وُہ کام کیا۔ جو زبردست کی فوجیں نہیں کر سکتی تھیں۔ انہی لوگوں کی قربانیوں سے اسلام ہندوستان مصر۔ اور چین تک پہونچ گیا؛

سلع مدینہ کی ایک پہاڑی کا نام ہے۔ اور سلع کے بسنے والوں سے مراد اہلِ مدینہ یعنی انصار ہیں۔ جنہوں نے خدا تعالےٰ کے جلال کو دیکھا۔ اور توحید کے نعرے بلند کئے۔ یہیں سے برپا ہو کر آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے دُشمنوں کو زیر کیا۔ پہاڑوں کی چوٹیوں پر للکار ناحج کے نظارے پر چسپاں ہوتا ہے۔ جبکہ ہر شخص اترائی چڑھائی میں تکبیر و تلبیہ میں مصروف ہوتا ہے۔ اللہ تعالےٰ کے حکم کے مطابق مومنوں کو جنگ کے لئے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہی بلایا۔ اور فرمایا۔ وقاتلوا فی سبیل اللہ الذین یقاتلونکم ولا تعتدوا کہ جو تم سے جنگ کرتے ہیں۔ ان سے تم بھی کرو۔ پھر فرمایا۔ کتب علیکم القتال کہ تم پر جنگ فرض ہو چکا ہے۔ پھر آپ نے اپنے دُشمنوں کو ایسا زیر کیا۔ کہ قیدیوں کی مانند آپ کے سامنے حاضر کئے گئے۔ لیکن آپ نے انہیں فرمایا اذھبوا انتم الطلقاء لا تثریب علیکم کہ جاؤ آج میں تمہیں آزاد کرتا ہوں۔ تمہاری گزشتہ شرارتیں معاف اور آج تم پر کوئی سرزنش نہیں۔ اس طرح آپ کے ذریعہ وُہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ کہ ”وُہ بندھوؤں کو قید سے چھڑائے گا“ اور صرف قید سے ہی آزاد نہ کیا۔ بلکہ ان کی آنکھوں کو ایسا نور بخشا کہ وُہ ظلمت سے نکل کر حقیقی نور کی طرف راغب ہو گئے؛

اس کے بعد فتح مکہ کا وُہ نظارہ دکھایا گیا ہے۔ کہ وُہ تین سو ساٹھ بت جو حرم شریف میں ہیں۔ وُہ اس فتح الفتوح کے وقت کچھ کام نہ آئیں گے۔ بلکہ وُہ اور ان کے پجاری اس دن شکست کھائیں گے اور سخت ذلیل اور رسوا کئے جائیں گے۔ بتوں کو توڑ کر اس گھر میں ایک خدا کی عبادت کی جائے گی۔ یہ بات بھی حرف بحرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم

؎ ممکن ہے میرا یہ اندازہ غلط ہو؛

میرزا یوسف علی خانصاحب پشاوری کی وفات

برادر میرزا یوسف علی خانصاحب احمدی ولد میرزا نوروز علی صاحب سوداگر پشاور ۱۸۸۶ء میں پیدا ہوئے تھے۔ شہر پشاور علاقہ مکیبہ توپ محلہ چڑوہ کوباں کے باشندہ تھے۔ اور برادر میرزا انذر علی خان صاحب احمدی مرحوم کے تیسرے بھائی تھے۔ اور ان کی تحریک سے قادیان دارالامان میں بغرض حصول تعلیم تعلیم الاسلام ہائی سکول میں داخل ہوئے تھے۔ غالباً ۱۹۰۱ء تک وہاں تعلیم حاصل کی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے کلاس فیلو تھے۔ بڑے مخلص تھے حضور کو بھی ان سے خاص انس تھا۔

حادثہ وفات

برادر موصوف درۂ خیبر مقام لنڈی کوتل میں مقیم تھے۔ اور آفیسر زمنشی تھے۔ قالین کی تجارت بھی کرتے تھے۔ ۱۰ر رجب المرجب ۱۳۵۵ھ مطابق ۲۷ر ستمبر ۱۹۳۶ء پشاور شہر آئے۔ یہاں ان کو درد جگر کا دورہ ہوا۔ عشاء کے بعد دورہ قدرے بڑھ گیا۔ اور رات کو درد اور بڑھ گیا۔ صبح کو درد اور تیز ہو گیا۔ اور حالت زیادہ بگڑ گئی۔ آخرکار زمانۂ حیاتِ مستعار منقضی ہو گیا۔ اور پیغامِ اجل آگیا۔ ٹھیک ۱۱ بجے دن ۱۱ر رجب المرجب ۱۳۵۵ھ کو اپنی ہمشیرہ کے مکان واقعہ محلہ طاہر پیروی میں ان کی رُوح اپنے معبودِ حقیقی کی طرف پرواز کر گئی۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کے عادات و اخلاق

مرحوم یوسف علی خاں ایک خوبصورت اور مضبوط وجود کا نوجوان تھا۔ اور فارسی انگریزی میں ماہر تھا۔ نہایت جفاکش اور محنتی تھا۔ بڑا مہمان نواز اور خوش اخلاق اور خوش گفتار اور ہر دلعزیز انسان تھا طبیعت میں مذاح تھا۔ فارسی نظم خصوصاً درثمین فارسی نہایت خوش الحانی سے پڑھتا۔ مصائب و تکالیف میں مستقل مزاج انسان تھا۔ عرصہ دراز اپنی بیوہ ہمشیرہ کی اولاد کی جائیداد کی حفاظت میں مقدمات کرتا رہا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ کا پابند تھا۔ آخری عمر میں تہجد کا شوق رہا۔ قرآن خوان تھا۔ تبلیغ احمدیت کا بڑا ولولہ اور شوق تھا۔ قوم کا کوئی فرد بغیر تبلیغ کئے نہ چھوڑا نہایت نڈر اور دلیر احمدی تھا۔

غیرت

ایک دفعہ ایک شیعہ آزاد منش انسان نے حضرت احمد جری اللہ کے حق میں کوئی سخت لفظ استعمال کیا۔ اس نے عین شیعوں کے کوچہ میں ترکی بترکی جواب دیا۔ اس پر وہ شخص چھری سے اس پر حملہ آور ہوا۔ مگر اس کا وار چنداں کارگر ثابت نہ ہوا۔ مگر برادر موصوف نے جب چاقو سے اس پر حملہ کیا تو اس طرح اس کو زخمی کر کے گرا دیا جس طرح حضرت علیؓ نے مرحب کو گرا دیا تھا پولیس نے مرزا یوسف علی خاں کو گرفتار کر لیا۔ میں نے اسی وقت پانچ ہزار روپے کی ضمانت دے کر چھڑا لیا۔ اور اس کے بعد مقدمہ کا فیصلہ باہمی صلح سے ہو گیا۔ اور پھر کسی شور بدہ سر شیعہ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں ایسی گستاخی کی جرأت نہ ہوئی۔

پابندیٔ اعمال

مرحوم اپنے ماہواری چندوں میں باقاعدہ تھا۔ چندہ تحریک جدید میں مبلغ ایک سو پچاس روپے لکھوائے ان دنوں آمدنی بھی چنداں نہ تھی۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کا خطبہ دربارہ ادائیگی چندہ تحریک جدید پڑھکر اپنا چندہ لا کر ڈاکٹر عبدالوحید صاحب احمدی لنڈی کوتل کے سپرد کر دیا۔

خاندان میں احمدیت

آپ کے بڑے بھائی میرزا انذر علی خانصاحب احمدی مرحوم جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانہ سے لیکر اپنی وفات تک شیعہ مذہب کی غلطیوں کی تردید میں اور شیعان علی کی اصلاح عقائد و اعمال پر ایک درجن سے زائد رسالہ جات فارسی اور اردو میں لکھتے اور اخبار الحکم قادیان اور پیغام صلح لاہور میں مضامین لکھتے رہے۔ اور سلسلہ احمدیہ کے پُرجوش کارکن اور مبلغ تھے۔ برادر موصوف اگرچہ زمانہ وقوع اختلاف سے اہل لاہور سے وابستہ تھے۔ مگر خدا کے فضل و کرم سے آخری حصۂ عمر میں ان پر لاہوری دوستوں کے عقائد کی غلطی اور نظام کی خرابی کھل گئی۔ اور حسنِ عقیدت کے طور پر قادیان تشریف لے گئے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کی۔ واپسی پر تجدید بیعت خلافت پر آمادہ تھے۔ کہ اچانک درد گردہ نے حملہ کیا۔ اور ۲۴ گھنٹے کے اندر اندر ۱۹۲۲ء میں فوت ہو گئے۔ خدا تعالیٰ مرحوم کی مغفرت کرے۔ اور جنت نصیب کرے آمین اس خاندان میں اب میرزا رجب علی خان ان کا چھوٹا بھائی احمدی ہے۔

آخری حصۂ عمر

برادر یوسف علی خان کی وفات کے دن جب قریب ہوئے۔ تو خاص طور پر ان میں تعلق باللہ اور انقطاعِ تعلقاتِ دُنیاوی کا خیال غالب ہُوا۔ اور بار بار کہتے۔ کہ دل چاہتا ہے۔ کہ وصیت کر دوں ترک کاروبار کر دوں۔ اور آخرت کی تیاری کروں اور اسی شوق میں موت سے ایک ہفتہ قبل قادیان گئے اور وہاں خاندانِ نبوت اور اصحاب مسیح موعود علیہ السلام سے مل آئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے روضۂ مطہرہ پر حاضر ہو کر دعا کی۔ چونکہ ان دنوں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی کی طبیعت ناساز تھی۔ مرحوم کہتے تھے۔ کہ ان کو ملاقات کی تکلیف دینا گوارا نہ کیا۔ اور میں واپس آگیا۔

خبرِ وفات

میں پیر کے دن ۱۱ر رجب کو ہوتی میں اپنے مکان میں بیٹھا ہوا تھا۔ کہ اتنے میں برادر مولوی خلیل الرحمٰن صاحب احمدی افغان پشاور سے آیا۔ اور برادر میرزا یوسف علی خان کے اچانک فوت ہونیکی خبر سنائی اور جلد پشاور چلنے کو کہا۔ میں اسی وقت روانہ ہو گیا۔ اور نماز مغرب کے بعد پشاور پہونچا اور سیدھا انکے مکان پر گیا۔ گھر کے باہر مرزا رجب علی خان احمدی ملا جس نے بتایا کہ برادر مرحوم کل دفن ہو گا۔ اجازت حاصل کی۔ گھر میں داخل ہوا صحن مکان میں برادر یوسف علی خان چارپائی پر دراز تھے۔ ایسا معلوم ہوتا تھا۔ کہ سوئے ہوئے ہیں۔ میں نے پیشانی پر بوسہ دیا۔ چند آنسو بحالتِ اضطراب گرے۔ اور ان کی خوردسال لڑکیوں کے رونے نے بیقرار کر دیا۔ انما اشکوا بثی وحزنی الی اللہ اور انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھتا ہوا گھر سے باہر نکلا۔

آہ یوسف علی برادرِ ما۔ رفت سوئے بقا ز دارِ فنا

تجہیز و تکفین

۱۲ر رجب ۱۳۵۵ھ بروز منگل ۱۰ بجے جنازہ تیار ہُوا۔ گھر سے باہر دروازہ پر چارپائی پر رکھا چہرہ انکے دوستوں اور رشتہ داروں کو دکھایا سید فرزند علی شاہ صاحب شیعہ امام نے حاضرین سے کہا۔ دیکھو اس کا چہرہ کیسا سفید ہے۔ اور خوبصورت نظر آتا ہے۔ گویا سو رہا ہے یوں ایک شیعہ کی زبانی شیعوں کے سامنے ایک احمدی نوجوان کی حسن عاقبت کی شہادت پر الحمد للہ کہا آخرکار جنازہ اٹھایا گیا۔ کئی سو شیعہ معزز حضرات اور اہل سنت اور جماعت احمدیہ کے افراد ساتھ تھے۔ شہر سے باہر اپنے خاندانی قبرستان میں جہاں کشمیری شیعہ دفن ہوتے ہیں۔ ان کا مدفن انکے بھائی میرزا انذر علی خان احمدی کے پہلو میں بنایا گیا۔

نمازِ جنازہ

نمازِ جنازہ پہلے شیعہ امام سید فرزند علی شاہ صاحب کشمیری نے ادا کی۔ اور کثرت سے شیعہ شامل جنازہ ہوئے۔ بلند آواز سے اس کے حق میں دعائے مغفرت طلب کی گئی۔ پھر جماعت احمدیہ نے اسی شیعہ جنازہ گاہ میں نمازِ جنازہ ادا کی اور ہمارے مخلص نوجوان یوسف کا جسدِ خاکی سپرد خاک کیا گیا۔

شرکائے تعزیت کا شکریہ

ہم شیعہ حضرات کا خاص شکریہ ادا کرتے ہیں جنہوں نے برادر میرزا یوسف علی خان صاحب احمدی کی وفات کے موقعہ پر شرکتِ تعزیت اور تجہیز و تکفین کی۔ بیشک ہر قوم میں مختلف المزاج لوگ ہوتے ہیں۔ تاہم معززا اور عقلمند طبقہ ہمارے شکریہ کا مستحق ہے۔ ایک کٹر احمدی نوجوان کے جنازہ اور رسوم تدفین میں خانصاحب اکبر علی خان صاحب سابق ڈپٹی سپرنٹنڈنٹ پولیس اور خانصاحب حاجی صفدر علی صاحب سوداگر وغیرہ رؤساء تشییع شریک ہوئے۔

راقم کا تعلق

مجھے برادر یوسف علی خان سے ہمنامی ہم عمری اور ہم جیتی کا اور احمدیت میں ۳۶ سالہ

قبرستان کے مقدمہ میں استغاثہ کی شہادت

شاہ پور کنڈی ضلع گورداسپور ۱۳ اکتوبر۔ جیسا کہ ۱۲ اکتوبر کو لکھا جا چکا ہے۔ مقدمہ کی سماعت اس مقام پر رکھی گئی تھی۔ جو پٹھان کوٹ سے قریباً پندرہ میل کے فاصلہ پر ہے۔ اور قادیان سے قریباً ۷۰ میل دور۔ تمام ملزمان مع وکلاء بارہ بجے سے قبل اس ویرانہ میں جہاں نہ بیٹھنے کی کوئی جگہ ہے۔ اور نہ کھانے پینے کی دوکان پہونچ گئے۔ مجسٹریٹ صاحب ڈیڑھ بجے کے قریب تشریف لے آئے۔ اور ان کے جلد ہی بعد کورٹ سب انسپکٹر اور گواہ لالہ وزیر چند صاحب پونے دو بجے کے قریب پہونچ گئے۔ پونے تین بجے مجسٹریٹ صاحب کرسیٔ عدالت پر تشریف فرما ہوئے اور ساڑھے چار بجے اس مقدمہ کی سماعت شروع کی۔

لالہ وزیر چند کا بیان

لالہ وزیر چند اسسٹنٹ سب انسپکٹر نے بجواب جرح جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر بیان کیا۔ کہ:۔

۱۶ جون کو جن لوگوں نے گھیرا بنایا ہوا تھا۔ ان کی تعداد ہزار پندرہ سو ہوگی۔ اکثر گھیرے میں قبر معزوب اور پولیس کے آدمی تھے۔ یہ مجھے یاد نہیں۔ کہ اس گھیرے کے اندر قبر کے گرد کوئی اور گھیرا تھا میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس وقت کوئی ملزم اس حلقہ کے اندر تھا۔ یا نہیں۔ نہ ہی میں سب کے متعلق یقینی طور پر کہہ سکتا ہوں کہ وہ وہاں تھے بھی یا نہیں۔ لیکن مجھے یاد ہے کہ عبدالرحمٰن جٹ۔ رحمت اللہ شاکر اور ظہور احمد۔ محمد ابراہیم اور ولی محمد وہاں تھے۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ کس جگہ کھڑے تھے۔ نہ ہی یہ کہہ سکتا ہوں کہ حلقہ کے اندر تھے یا باہر۔ عبدالحق معزوب قبر سے تین چار قدم کے فاصلہ پر تھا۔ محمد خان ہیڈ کانسٹیبل اس کے پاس تھا۔ بعض سپاہی بھی تھے۔ احمدیوں کے دفن کر کے چلے جانے کے بعد میں نے محمد اسحٰق اور محمد الدین معزوبوں کو دیکھا۔ میں نے ان کو عبدالحق کے ساتھ نہیں دیکھا۔ یہ میں نہیں کہہ سکتا کہ قبرستان کے کس حصہ میں مجھے محمد اسحٰق اور محمد دین ملے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ محمد اسحٰق اور محمد دین کو کوئی بلا کر لایا تھا یا نہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ عبدالرحمٰن جٹ نے کیا لباس پہنا ہوا تھا۔ جب عبدالرحمٰن جٹ نے عبدالحق معزوب کی طرف اشارہ کیا۔ اس وقت یہ احاطہ میں ہی کھڑا تھا۔ مجھے یاد نہیں کتنے آدمی قبر کو مکمل کر رہے تھے۔ جب میں وہاں پہنچا میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا کہ قبر کو بنانے والے باوردی تھے یا نہیں یا لاٹھیاں انکے پاس تھیں یا نہیں۔ حلقہ بنانیوالوں میں سے بعض باوردی تھے۔ جیسا کہ میں نے بیان کیا ہے دس منٹ بعد احمدی چلے گئے تھے۔ مجھے یاد نہیں کہ عبدالرحمٰن جٹ کے ہاتھ میں لاٹھی تھی یا نہیں۔ جن ملزموں کا میں نے نام لیا ہے۔ ان کے متعلق مجھے یاد نہیں۔ کہ لاٹھیاں رکھتے تھے یا نہیں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ کبھی میرے سامنے سوائے اس روز کے احمدیوں نے وہاں کسی بچہ کو دفن کیا ہو۔ اور اس طرح حلقہ بنایا ہو۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ مجھے عبدالرحمٰن جٹ یا کسی اور ملزم نے کہا ہو۔ کہ اگر آپ چاہتے ہیں۔ کہ ہم ابھی دفن نہ کریں۔ تو تحریری آرڈر دیں۔ احمدیوں کے چلے جانے کے بعد پندرہ بیس احراری وہاں آئے تھے مجھے یاد نہیں۔ کہ مفتی فضل الرحمٰن کو وہاں دیکھا ہو۔ نہ ہی قاری غلام مجتبیٰ کے متعلق یاد ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ مولوی ظفر محمد کو بھی نہیں دیکھا۔ شیخ عبدالرحمٰن اور مولوی فضل الدین پلیڈر کو بھی نہیں دیکھا۔ جہاں تک میرا خیال ہے گارد کے چوکی سے روانہ ہونے کے بعد مبارک علی پٹواری کو وہاں دیکھا تھا۔ یہ یاد نہیں کہ اس نے مجھ سے یا کسی آدمی سے کوئی گفتگو کی۔ وہاں جو احراری آئے۔ میں ان میں سے کسی کا نام نہیں جانتا۔ میں نے معزوبوں کے بیانات علیحدہ علیحدہ لئے تھے۔ عبدالحق معزوب کا بیان لکھا جا چکا تھا۔ جب احراری آئے تھے مجھے یاد نہیں کہ میرے قبرستان جانے سے قبل مولوی ظفر محمد چوکی میں آئے تھے۔ جب میں قبرستان کو جا رہا تھا۔ میں نے چوہدری حاکم علی ملزم کو ایسر سنگھ کمبوہ کے کنوئیں کی طرف گھوڑی پر جاتے ہوئے دیکھا تھا۔ یہ کنواں قبرستان سے دو سو کرم کے فاصلہ پر ہے۔ اور اس سڑک پر واقع ہے۔ جو ڈی۔ اے۔ وی سکول کو جاتی ہے۔ اور قبرستان کی طرف سے جا رہا تھا۔ میں کنوئیں سے سو ڈیڑھ سو کرم کے فاصلہ پر سے گزرا تھا۔ رام پور بھی اسی سڑک پر ہے۔ جس پر قبرستان ہے۔ رامپور سے اگر کوئی قادیان آئے۔ تو وہ قبرستان سے گزر کر آئے گا۔

میں نے محمد دین معزوب کا بیان لکھا تھا۔ اور یہ صحیح ہے مجھے معلوم نہیں کہ جب عبدالرحمٰن جٹ نے معزوب عبدالحق کی طرف اشارہ کیا۔ اس وقت میرے پاس کوئی سپاہی تھا یا نہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ فوٹوگراف میں میری تصویر ہے یا نہیں۔ اس روز میں یونیفارم میں تھا۔ اس فوٹو میں جو تصویر مجھے دکھائی گئی ہے وہ پیٹی پہنے ہوئے ہے۔ جس سے کانسٹیبل معلوم ہوتا ہے۔

(عدالت کے سوال کے جواب میں کہا۔ کہ چونکہ دوسرے لوگ بھی پیٹی پہن سکتے ہیں۔ اس لئے یقینی طور پر نہیں کہہ سکتا ہے کہ وہ سپاہی ہے) میں نہیں کہہ سکتا کہ دوسری تصویر مفتی فضل الرحمٰن کی ہے یا نہیں۔ نشان کردہ تصویر کے متعلق میں نہیں کہہ سکتا کہ یہ مولوی ظفر محمد کی ہے یا نہیں۔ مولوی ظفر محمد اور مفتی فضل الرحمٰن اکثر مجھے ملتے رہے ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ فوٹو میں کوئی قبر ہے یا نہیں۔ یا اینٹیں ہیں یا نہیں۔ مجھے اس تصویر کا سین بھی یاد نہیں۔ میں نے مسز فضل دین کی چوری کے کیس کی تفتیش کی تھی۔ بعد میں تفتیش مجھ سے لے لی گئی تھی۔ اور انسپکٹر پولیس نے کی تھی۔ مسز فضل دین کی طرف سے فخر الدین ملزم تفتیش میں حصہ لیتا رہا تھا۔ تفتیش قریباً ایک ماہ تک کی تھی۔ اس عرصہ میں میں نے کسی کو گرفتار نہیں کیا تھا۔ انسپکٹر نذیر احمد نے مجھے نہیں کہا تھا۔ کہ میرے خلاف محکمانہ کارروائی کی جائے گی۔ نہ ہی کوئی ایکشن لیا گیا۔ کوئی جواب طلبی بھی نہیں ہوئی تھی۔

شاہ پور کنڈی ۵ اکتوبر۔ آج پھر اس مقدمہ میں لالہ وزیر چند۔ اسسٹنٹ سب انسپکٹر قادیان کی بقیہ شہادت ہوئی۔ جناب شیخ بشیر احمد صاحب ایڈووکیٹ۔ جناب مرزا عبدالحق صاحب پلیڈر اور جناب مولوی فضل دین صاحب پلیڈر ملزمان کی طرف سے موجود تھے۔ خانصاحب مولوی فرزند علی صاحب بھی کارروائی دیکھنے کے لئے پہونچ گئے تھے۔ گواہ نے بجواب جرح حسب ذیل بیان دیا۔

مجھے یاد نہیں کہ کچھ لوگ قبر کے پاس سوائے ان کے جو اسے تیار کر رہے تھے کھڑے تھے یا نہیں میں نہیں کہہ سکتا کہ متنازعہ قبر اس قبرستان میں واقع پختہ چار دیواری سے کتنی دور ہے۔ ممکن ہے تیس چالیس قدم ہو۔ میں نہیں کہہ سکتا کہ چار دیواری سے قبر کس جانب ہے۔ مجھے یاد نہیں کہ اس قبر کے پاس کوئی اور اونچی سی کچی قبر ہے۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ اس قبر سے دس قدم کے اندر اندر کوئی اور قبر بھی ہو۔

(یہ سوال کہ ۱۷ کو کسی احمدی بچہ کی جو قبر بنائی گئی۔ وہ منگو کی لڑکی کی قبر سے کس طرف تھی۔ عدالت نے روک دیا۔)

عبدالحق قبر سے قادیان کی جانب پڑا ہوا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ احمدی والنٹیروں نے وہاں کوئی قطار بنائی ہوئی ہو۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ جو فوٹو مجھے دکھایا گیا ہے وہ اسی موقعہ کا ہے۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ فوٹو کی نشان کردہ تصویر عبدالرحمٰن جٹ کی ہے۔ یا نہیں۔ نہ ہی یہ کہہ سکتا ہوں۔ دوسری نشان کردہ تصویر ظہور احمد ملزم کی ہے۔

مجھے یاد نہیں۔ کہ عبدالحق کس پہلو پڑا ہوا تھا۔ اور جو تصویر دکھائی گئی ہے اسی کے مطابق پڑا تھا۔ یا کسی اور طرح۔ میں عبدالحق

آتش باز کو جانتا ہوں۔ وہ احراری ہے۔

مجھے معلوم نہیں۔ کہ ۳ اپریل ۱۹۳۶ء کو اس نے کوئی تقریر کی یا نہیں جس میں کہا ہو۔ کہ اس قبرستان میں احمدیوں کو دفن ہونے کا حق نہیں ہے۔ میں یہ بتانے کو تیار نہیں ہوں کہ قادیان میں پبلک تقریروں کے متعلق رپورٹ کے متعلق کچھ بتاؤں مجھے یاد نہیں کہ ۱۵، ۱۶ جون کی درمیانی شب کو مجھے کوئی اطلاع ملی ہو۔ کہ منگو کی لڑکی کو دفن کرنے کے وقت احرار کی طرف سے سخت فساد کا اندیشہ ہے۔ اس لئے آپ انتظام کرلیں میں چوکی سے دس پندرہ منٹ میں قبرستان پہنچ گیا تھا۔ چوکی سے ڈاک خانہ جاتے وقت میں نے کوئی احمدی قبرستان کی طرف جاتے نہیں دیکھے۔ حسن محمد سپاہی کے آنے سے قبل مجھے کوئی اطلاع نہیں ملی۔ کہ احمدی کثیر تعداد میں وہاں جاتے ہیں حسن محمد کے سوا کسی اور نے مجھے کوئی ایسی اطلاع اس کے بعد بھی نہیں دی اس روز میں نے قادیان میں کسی اجتماع کی خبر نہیں سنی۔ قادیان میں نیشنل لیگ ہے مجھے معلوم نہیں کہ ملزموں میں سے کوئی اس کا ممبر ہے یا نہیں۔ مجھے اس کے جلسوں کا کچھ علم نہیں۔ اور نہ ہی مجھے علم ہے کہ رحمت اللہ شاکر ظہور احمد اور عبدالرحمٰن جٹ تقریریں کیا کرتے ہیں۔ الفضل ۱۸۷ ۱۲ فروری ۱۹۳۶ء میں رحمت اللہ شاکر کی پولیس کے خلاف تقریر کی رپورٹ میں نے نہیں پڑھی۔ میں نے الفضل ۱۰ جون ۱۹۳۶ء نہیں پڑھا۔ اس واقعہ سے قبل عبدالحق اور عبداللہ درزی کو میں جانتا تھا۔ محمد دین اور محمد اسحٰق کو نہیں جانتا تھا۔

میں نہیں جانتا۔ عبدالحق کا مکان کہاں ہے۔ نہ ہی مہر الدین آتش باز کا۔ عبدالحق کی دکان اسی بازار میں ہے جس میں احرار کا دفتر ہے۔ وہ میرے خیال میں بٹالوی دروازہ سے دو سو قدم کے فاصلہ پر ہے۔ رستہ میں کئی بازار اور گلیاں ہیں۔ مجھے یاد نہیں کہ قبرستان کو جاتے ہوئے رستہ میں کسی احمدی کو ادھر جاتے دیکھا ہو۔

بجواب جرح جناب شیخ بشیر احمد صاحب کہا

قادیان میں غیر احمدی تین سو کے قریب ہیں۔ ماسٹر تاج الدین قادیان میں احراری لیڈر ہیں۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ قادیان کے غیر احمدیوں میں سے کتنے ہیں جو ماسٹر تاج الدین کے ساتھ ہیں۔ کشمیری غیر احمدی احمدیوں کا ساتھ دیتے ہیں ان کے علاوہ کسی کے متعلق مجھے علم نہیں۔ مجھے علم نہیں۔ کہ وہاں کوئی غیر جانبدار غیر احمدی ہوں۔ کشمیری غیر احمدی آٹھ دس ہیں۔ جماعت احرار کی طرف سے قادیان میں میں نے کبھی احمدیوں کے خلاف فساد کا خطرہ محسوس نہیں کیا۔ انفرادی طور پر بعض احراریوں کی طرف سے بعض اوقات نقض امن ہوتے رہے اور وہ کیس عدالت میں آگئے ہیں۔ جماعت احمدیہ کی طرف سے بھی کبھی انفرادی طور پر میں نے ایسا خطرہ محسوس نہیں کیا۔ جب کسی احمدی فرد سے ایسا ہوا۔ تو اس کے خلاف ایکشن لے لیا گیا۔ ریزروگارد مجھ سے قبل بھی تھی اور میرے وقت میں بھی رہی ہے۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ جب میں قبرستان کو جا رہا تھا میں نے کسی احمدی کو ادھر سے واپس آتے دیکھا ہو۔ سوائے چودھری حاکم علی کے جس کا میں ذکر کر چکا ہوں۔ مجھے یاد نہیں۔ کہ ۱۶ جون کو محمد خان ہیڈ کنسٹیبل نے اس روز اس واقعہ کے متعلق مجھ سے کوئی گفتگو کی۔ جب میں نے عبدالحق کا بیان لیا۔ تو اس وقت سب کو وہاں سے ہٹا دیا تھا۔ محمد خان کو بھی وہاں سے ہٹا دیا گیا تھا۔ مجھے یاد نہیں کہ اس روز میں نے کسی سپاہی سے اس واقعہ کے متعلق کچھ زبانی دریافت کیا ہو۔ اس روز اس واقعہ کے متعلق میں نے راجہ عمر دراز کو کوئی بیان نہیں دیا۔ صرف کاغذات اسے دیدیئے۔ عبدالحق نے اسی وقت جب میں اس کے پاس گیا۔ مجھ سے گفتگو کرنی شروع کر دی تھی۔ میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ جب میں عبدالحق کے بیان سن رہا تھا۔ اس وقت باقی گواہ کتنے فاصلہ پر تھے۔ میں یہ بھی نہیں کہہ سکتا۔ کہ وہ عبدالحق کا بیان سن رہے تھے۔ یا نہیں۔ جہاں تک مجھے یاد ہے ۱۶ جون کو تار میں نے دیا تھا۔ وہ تار بابو نے میرے کہنے پر لکھ کر میرے دستخط کرا لئے تھے۔ راجہ عمر دراز ۲۱، ۲۲ جولائی تک وہاں رہے۔ اس عرصہ میں میں نے اس مقدمہ کی کوئی تفتیش نہیں کی۔ اب ممکن ہے میں نہ بتا سکوں۔ کہ منگو کی لڑکی کی قبر کونسی ہے۔ اس روز سپرنٹنڈنٹ پولیس اور اے ڈی ایم صاحب بارہ بجے کے قریب قادیان پہنچ گئے تھے۔ میری موجودگی میں انہوں نے کوئی تفتیش نہیں کی۔ میں فخرالدین ملتانی کی دکان جانتا ہوں۔ ۱۶ جون کی شام میں راجہ عمر دراز اور محمد خان ہیڈ کنسٹیبل کے ساتھ اس کی دکان کے سامنے سے نہیں گذرا۔ نہ ہی میں نے اس کا نام لیکر سلام کیا۔ اخبار الفضل میں بعض گواہوں کے بیانات میں نے پڑھے ہیں اور بعض کے نہیں۔ مزید سماعت کے لئے ۲۰، ۲۱ اکتوبر کی تاریخیں مقرر ہوئیں۔

رپورٹ مجلس مشاورت کی قیمت کے متعلق اعلان

اگرچہ مجلس مشاورت ۱۹۳۶ء کا دوسرا اجلاس جو ۲۳، ۲۴ و ۲۵ اکتوبر کو منعقد ہونا قرار پایا ہے۔ مجلس مشاورت منعقدہ اپریل ۱۹۳۶ء ہی کا ایک جزو ہے۔ لیکن اس کی اہمیت اس بات کی متقاضی ہے کہ اس کی رپورٹ مستقل اور علیحدہ شائع کی جائے۔ نیز اس کے ضبط۔ ترتیب اور تدوین پر اور اس کے چھاپنے اور شائع کرنے پر اتنے ہی اخراجات کا اندازہ ہے۔ جتنے اخراجات سابقہ اجلاس پر اٹھتے ہیں۔ لہٰذا نمائندہ صاحبان براہ مہربانی اس کی قیمت بحساب عصہ فی نسخہ پیشگی ادا کرکے ممنون فرمائیں۔ یعنی "ٹکٹ داخلہ نمائندگان" حاصل کرتے وقت احباب اس رپورٹ کی پیشگی قیمت باخذ رسید ادا کریں۔

ایک جماعت کے جملہ نمائندگان اگر حصول ٹکٹ کے واسطے اکٹھے تشریف لائیں۔ تو دفتر کے لئے ٹکٹ جاری کرنے میں سہولت کا موجب ہوگا۔ اور احباب کو اس میں کوئی خاص تکلیف نہیں۔

سکرٹری مجلس مشاورت

زمین کا دخل لے لیا گیا

احرار نے موضع رجادہ تحصیل گورداسپور میں ایک زمین پانچ کنال ۱۵ مرلہ خرید لی تھی جس کے متعلق حق شفع کا دعویٰ دائر کیا گیا تھا۔ جس کی دخلیابی مل گئی تھی۔ ۲۶ ستمبر کو منشی محمد الدین صاحب مختار نے گرداور قانون گو حلقہ کا ہنووان سے بموجودگی ارجن سنگھ و روڑ اسنگھ نمبرداران رجادہ اس زمین کا دخل لے لیا۔ اور گرداور صاحب حلقہ نے رجادہ میں بذریعہ چوکیدار منادی کرادی۔

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی کرم الٰہی ولد گہنہ ذات
ہرل سکنہ ٹھٹھی بالا راج تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ
نے ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ
گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۱/۲۶ ۳۶ء تاریخ
پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت درخواست ہذا
مقرر کی ہے بتمام قرضخواہان مندرجہ بالا مقروض اور
دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو مورخہ مذکور کو
اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ ۱۹ اگست
دستخط بخط خانبہادر میاں غلام رسول صاحب چیئرمین مصالحتی
بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد قرضہ

مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

زیر دفعہ ۱۰ انجاب مصالحتی قرضہ قواعد ۱۹۳۵ء
نوٹس دیا جاتا ہے کہ مسمی چوہڑ ولد عنایت ذات
لوہار سکنہ ۹۰ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ نے
ایک درخواست زیر دفعہ ۹ ایکٹ مندرجہ
گذاری ہے اور بورڈ نے مورخہ ۱۱/۲۶ ۳۶ء
تاریخ پیشی بمقام صدر جھنگ برائے سماعت
درخواست ہذا مقرر کی ہے بتمام قرضخواہان مندرجہ
بالا مقروض اور دیگر متعلقین کو بورڈ کے روبرو
مورخہ مذکور کو اصالتاً حاضر ہونا چاہیئے۔ تحریر مورخہ
۱۹ اگست۔ دستخط۔ خانبہادر میاں غلام رسول صاحب
چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ ضلع جھنگ (مہر عدالت)

انسداد گداگری کی تجاویز

معلوم ہوا ہے۔ کہ گداگری کے انسداد کے لئے چند سرکردہ ممبران پنجاب کونسل بعض مفید تجاویز پیش کرنے والے ہیں۔ اس قانون کی رو سے تندرست اور ہٹے کٹے گداگروں اور بھک منگوں کو پولیس گرفتار کر سکے گی۔ اور جو گداگر متعدی امراض میں مبتلا ہونگے۔ انہیں ایسے ہسپتالوں میں بھیجا جائیگا جہاں وہ علاج کرا سکیں۔